Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۷۹۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۷۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۲ شعبان ۱۳۹۸ھ ۱۹ وفا ۱۳۵۷ہش ۱۹ جولائی ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۶۴

حضور ایدہ اللہ کی صحت اور مصروفیات کے متعلق لندن سے آمدہ تازہ اطلاع

ربوہ ۱۸ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور دینی و جماعتی مصروفیات کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی خدمت میں مکرم مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے حسب ذیل کیبل گرام آج ۱۸ جولائی کو لندن سے موصول ہوا ہے:۔

"لندن ۱۸ جولائی۔ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

۱۴ جولائی کو حضور نے مسجد فضل لندن میں نماز جمعہ پڑھائی۔ ۱۵ اور ۱۶ جولائی کو حضور ڈاک ملاحظہ فرمانے اور دیگر جماعتی امور سرانجام دینے میں کئی گھنٹہ تک دفتر میں مصروف رہے نیز دونوں روز حضور نے متعدد احباب اور خاندانوں کو انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کا شرف بخشا۔ (باقی صفحہ ۴ پر)

رپورٹ نمبر ۱۳ — ۲۴ جون تا ۷ جولائی ۱۹۷۸ء

لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

دو بزرگ احمدیوں کی نماز جنازہ، مجلس عرفان میں پر معارف ارشادات، ایک مشہور مستشرق سے تبلیغی گفتگو

۷ جولائی کو حضور نے مسجد فضل لندن میں نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور کے بصیرت افروز خطبۂ جمعہ کا ملخص

(مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے)

۲۴ جون سے ۷ جولائی تک کی مجموعی روداد سفر ذیل میں تحریر ہے:۔

یہ عرصہ غیر معمولی طور پر دعاؤں میں گزرا حضور ایدہ اللہ کو پچھلے دنوں کمر درد (BACK MUSCLE CRAMP) کی وجہ سے تکلیف رہی۔ وہ ابھی پوری طرح دور نہ ہوئی تھی کہ گزشتہ جمعہ کے روز ضعف اور PALPITATION کی وجہ سے طبیعت ناساز ہو گئی اور حضور انور ۳۰ جون کو نماز جمعہ نہ پڑھا سکے حضور کے ارشاد پر مکرم بشیر احمد رفیق صاحب امام مسجد لندن نے نماز جمعہ پڑھائی اور نصف گھنٹے تک خطبہ دیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات کی روشنی میں دعا کی اہمیت اور افادیت کو واضح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور آپ کے مقاصد دینیہ میں غیر معمولی کامیابی کے حصول کے لئے دعا کی تحریک کی۔

اس سے قبل ۲۸ جون شام کے وقت حضور دانتوں کا معائنہ کرانے کے لئے مکرم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب کی سرجری میں تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے حضور کے بعض دانتوں کے ایکسرے لئے اور اب ان کے مطابق علاج ہوگا حضور کی طبیعت اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب دعا کرتے رہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت سے رکھے۔ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ ہر قدم پر آپ کی تائید و نصرت فرمائے اور اس للّٰہی سفر میں غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

گو اس عرصہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ چند روز تک صاحبِ فراش رہے لیکن علالتِ طبع کے باوجود حضور انور ضروری ڈاک ملاحظہ کرنے، اہم دینی اور جماعتی امور سرانجام دینے اور دنیا بھر میں اشاعتِ قرآن اور تبلیغ اسلام کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے میں کوشاں رہے۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ کے مقامی دوستوں اور مشن ہاؤس میں قریباً روزانہ ہی تشریف لانے والے غیر ملکی مہمانوں اور ان کے بیوی بچوں سے حضور ملاقاتیں بھی کرتے رہے اور انہیں اپنے ارشادات اور نصائح سے بھی نوازتے رہے۔

دو بزرگ احمدیوں کی نماز جنازہ

جون کے آخری ہفتے میں جماعت احمدیہ انگلستان کے دو معمر بزرگ وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مکرم اللہ دتہ صاحب گنائی جو عارضہ LUNG CANCER کے بیمار اور ہسپتال میں زیر علاج چلے آرہے تھے ۲۴ جون کو ۸۴ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ مرحوم ایک لمبے عرصہ تک ممباسہ مشرقی افریقہ میں سیکرٹری مال رہے۔ افریقہ سے نقل مکانی پر اپنے چھوٹے لڑکے کے پاس جلنگھم میں مقیم تھے۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ سرگرمِ عمل اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم کا تابوت سات بجے شام مشن ہاؤس لایا گیا حضور ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور پھر مرحوم کے عزیزوں سے تعزیت فرمائی۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے تدفین کے لئے ان کا جنازہ بذریعہ P.I.A پاکستان لے جایا گیا۔

مکرم گنائی صاحب مرحوم کی وفات کے چند روز بعد مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب سابق سیکشن آفیسر پاکستان ریلوے بورڈ شیفیلڈ میں انتقال کر گئے۔ مرحوم کا پچھلے سال معدے کے کینسر کا آپریشن ہوا تھا لیکن طبیعت سنبھل نہ سکی اور ایک لمبا عرصہ صاحب فراش رہنے کے بعد ۲۶ جون کو ۷۰ سال کی عمر میں وفات پاگئے ان کا جنازہ ۲۹ جون بعد دوپہر مشن ہاؤس لایا گیا۔ حضور نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے لواحقین سے اظہارِ افسوس کیا۔ مرحوم بھی موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے ان کا جنازہ بھی بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان بھجوایا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کی مغفرت فرمائے ان کے درجات بلند کرے اور ان کے پسماندگان کو صبر و رضا کی توفیق عطا فرمائے۔

پرہیز علاج سے بہتر ہے

۲۹ جون نماز ظہر کے بعد حضور کچھ دیر تک احباب میں رونق افروز رہے۔ مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور بھی حضور کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے ان کی خیریت دریافت فرمائی نیز اس دوا کے اثر کے متعلق بھی دریافت فرمایا جو آپ کی ہدایت پر ان کے زیر استعمال تھی۔ مکرم شیخ صاحب نے عرض کیا خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے نمایاں افاقہ ہے۔ آپ نے ان کو مشورہ دیا کہ مزید ایک ماہ تک استعمال جاری رکھیں لیکن ٹیسٹ نہ کروائیں کیونکہ ٹیسٹ بعض دفعہ کیس کو مزید الجھا دیتے ہیں۔ اس موقع پر حضور نے ۱۹۶۸ء میں کراچی میں اپنے علاج کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ڈاکٹروں نے بیماری کی تشخیص کی اور دوائیں بھی تجویز کیں لیکن میری ڈائٹنگ کنٹرول کرنے سے اللہ تعالیٰ نے فضل کر دیا اور دواؤں کے استعمال کی چنداں ضرورت نہ پڑی۔ آپ نے اسی ضمن میں شہد کا ذکر کیا اور فرمایا اس میں خدا تعالیٰ نے شفا رکھی ہے ویسے شہد شہد میں بھی فرق ہوتا ہے بعض شہد ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں مٹھاس کم ہوتی ہے جو ذیابیطس کے مریض کے لئے نعمتِ غیر مترقبہ ہیں۔ اسی طرح پھلوں میں سے اگرچہ ہر قسم کے میٹھے پھل اس بیماری میں نقصان دہ ہوتے ہیں لیکن سیب اور آڑو مفید ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ نے اس مرض کا علاج بھی کھانے پینے کی مخصوص

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چیزوں میں رکھ دیا ہے اسے ہم دوسرے لفظوں میں پرہیز کہتے ہیں جو علاج سے بہتر ہوتا ہے۔

عشاء کی نماز کے بعد حضور نے مکرم رانا محمد خان صاحب کو شرف ملاقات بخشا۔ مکرم رانا صاحب اگلے روز واپس وطن عزیز پاکستان تشریف لے جانے والے تھے اور واپسی سے پہلے حضور کی ملاقات کی سعادت حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ برادرم مکرم منیر الدین شمس صاحب نائب امام کی فلیٹ میں تشریف لائے جہاں دیر تک حضور لندن مشن سے متعلق مختلف امور کے بارہ میں گفتگو فرماتے رہے۔ اس موقع پر حضور نے مکرم امام بشیر رفیق صاحب کو لندن میں منعقد ہونے والی کسر صلیب کانفرنس میں ہونے والی جملہ تقاریر کو یکجا صورت میں بغیر کسی حذف و زوائد کے شائع کرنے کے بارہ میں ضروری ہدایات دیں۔

شام کی سیر

مورخہ ۲۴ر جون کو شام کے وقت حضور ایدہ اللہ ویسٹ سسکس West Sussex کے علاقے میں تفریح طبع کے لئے تشریف لے گئے اراکین قافلہ، مقامی خدام کے علاوہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ مکرم شیخ صاحب لندن کانفرنس میں شمولیت کے بعد کچھ عرصہ رخصت پر لندن میں مقیم ہیں۔ بلنگ ہرسٹ کے مقام پر جینز ٹی گارڈن نامی ریسٹورنٹ میں حضور نے احباب سمیت چائے پی۔ یہ جگہ بہت خوشنما تھی، گویا جنگل میں منگل کا سماں تھا۔ یہاں سے حضور ساحل سمندر پر پہلے Worthing اور پھر یہاں سے برائٹن تشریف لے گئے۔ سمندر کے کنارے کنارے اور پھر برائٹن سے لندن تک کے نہایت خوبصورت اور خوش منظر علاقے میں یہ لمبی ڈرائیونگ بہت دلچسپ اور مسرت افزا رہی۔

قرآن کریم کی پرحکمت تعلیم

۲۷ر جون کو حضور Guilford کے علاقے میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اس موقع پر مکرم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب، چوہدری محمد انور حسین صاحب، چوہدری حمید نصر اللہ صاحب، رانا محمد خان صاحب، صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب اور برادرم میاں محمد اسحاق صاحب اور سعید احمد صاحب جسوال کو بھی حضور کے ہمرکاب ہونے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔ حضور یہاں دیر تک قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہوتے رہے اور پھر احباب سمیت Hog's Back کے مقام پر Squire Halt نامی ایک چھوٹے سے لیکن نہایت صاف ستھرے ریسٹورنٹ میں رات کا کھانا کھایا۔ اس ہوٹل کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ مالک کے اپنے فارم میں واقع ہے۔ مالک اور اس کا کنبہ خود ہی اس کو چلاتے ہیں۔ کھانے کی میز پر حضور احباب سے مختلف موضوع پر گفتگو فرماتے رہے۔ اثنائے گفتگو میں حضور نے فرمایا انگریزوں کا یہ خاصہ ہے کہ یہ لوگ کھانے کو اس خوبصورتی سے سجاتے ہیں کہ دیکھ کر دل خوش ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم نے تَلَذُّ الْاَعْیُنُ کہہ کر اسی طرف اشارہ کیا ہے قرآن کریم کا یہ کتنا بڑا کمال ہے کہ زندگی کی جس حقیقت کو انگریزوں نے اب پروان چڑھایا ہے قرآن کریم اس کے متعلق چودہ سو سال پہلے اشارہ کر چکا ہے۔ گویا کام و دہن کی لذت اور قلب و نظر کی فرحت زندگی کی ایک لازمی حقیقت ہے جسے قرآن کریم تسلیم کرتا اور اس کے اہتمام کی ترغیب دلاتا ہے۔ تاہم اسلام نے کھانے پینے ہی کو زندگی کا مقصد نہیں ٹھہرایا بلکہ اسے انسانی زندگی کے حقیقی اور انتہائی اعلیٰ مقصد یعنی رضائے الٰہی کے پانے کا ایک ذریعہ قرار دیا ہے۔

ایک مشہور مستشرق کی مشن ہاؤس میں آمد

۴ر جولائی کو حضور دو بجے بعد دوپہر تک احباب جماعت سے انفرادی ملاقاتوں کے علاوہ اہم دفتری امور سرانجام دینے میں مصروف رہے۔ اس کے بعد حضور نے نماز ظہر پڑھائی۔

.... حضور جب نماز پڑھا کر باہر نکلے تو مسجد کے سامنے بشپ کینیتھ کریگ صاحب حضور کی ملاقات کے لئے منتظر تھے۔ یہ وہی پادری صاحب ہیں جو بڑے نامور مستشرق اور اسلام اور قرآن کے موضوع پر متعدد کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ ان کی مشہور کتاب The Call of the Minarate سے احباب جماعت اچھی طرح واقف ہیں۔ پادری صاحب موصوف مشہور امریکی رسالے The Muslim World کے بورڈ آف ایڈیٹرز کے رکن بھی ہیں۔ اسی طرح انسائیکلوپیڈیا آف بوٹینیکا میں اسلام پر جو باب شامل کیا گیا ہے وہ بھی ان ہی کا تحریر کردہ ہے۔ عربی زبان پر ان کو عبور حاصل ہے۔ بڑی روانی سے عربی بول بھی لیتے ہیں اور لکھ بھی لیتے ہیں۔ ایک لمبے عرصہ تک مسلم ممالک میں رہ چکے ہیں۔ اب بھی بشپ آف یروشلم ہیں اور اسلامی یونیورسٹیوں میں لیکچر دینے کے لئے ہر سال اسلامی ملکوں کا دورہ کرتے ہیں۔ بشپ صاحب موصوف آج حضور سے ملاقات کے لئے مشن ہاؤس میں حاضر ہوئے۔ حضور کے ساتھ ڈیڑھ گھنٹے تک اسلام اور عیسائیت کے موضوع پر گفتگو ہوتی رہی۔ دوران گفتگو حضرت مسیح علیہ السلام کے نعوذ باللہ صلیب پر لعنتی موت مرنے کا بھی ذکر ہوا حضور نے ان کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ لعنت کے مفہوم میں خدا تعالیٰ سے مکمل انقطاع شامل ہے اور ہم بطور مسلمان ہونے کے ایک لمحہ کے لئے بھی یہ بات ماننے کو تیار نہیں کہ خدا تعالیٰ کا یہ برگزیدہ نبی خدانخواستہ اپنے رب کریم سے بیزار تھا یا خدا ان سے بیزار تھا۔

بشپ صاحب نے کہا کہ چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کا صلیب پر مرنا عیسائی عقائد کا بنیادی مسئلہ ہے اس لئے وہ توقع رکھتے ہیں کہ مسلمان بھی ان کے اس عقیدہ کا احترام کریں گے خواہ ان کو اس سے اختلاف ہی کیوں نہ ہو۔ حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت مسلمانوں کے لئے بھی اتنی ہی اہم اور قابل احترام ہے جتنی عیسائی حضرات کے لئے۔ قرآن کریم کی صداقت کے اظہار کے لئے یہ کہنا ہمارا حق ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر لعنتی موت نہیں مرے تھے۔ ہمارا یہ اظہار بیان قابل اعتراض نہیں اور نہ ہونا چاہیئے کیونکہ یہ ایک کھلی صداقت ہے، اس میں مداہنت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر اس طرح عیسائیت کے بنیادی عقائد پر زد پڑتی ہے اور ان کا بطلان ثابت ہوتا ہے تو یہ امر عیسائیوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ آخر وہ ایسے اعتقادات کے ساتھ کیوں چمٹے ہوئے ہیں جن کی نہ انسانی عقل تائید کرتی ہے اور نہ منقولی دلائل اور تاریخی شواہد سے ان کی صحت ثابت ہوتی ہے۔

یہ ملاقات بڑے دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ ملاقات کے اختتام پر بشپ صاحب نے حضور اقدس کی خدمت میں اپنی کچھ تصانیف بطور تحفہ پیش کیں۔

نماز جمعہ اور ایک بصیرت افروز خطبہ

۷ر جولائی کو حضور نے نماز جمعہ مسجد فضل لندن میں پڑھائی اور نماز سے قبل ایک نہایت ہی بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور اقدس نے اپنے دورہ افریقہ کے سلسلہ میں پیدا ہونے والی بعض مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے احباب سے فرمایا کہ وہ دعا کریں اگر اللہ تعالیٰ کے علم غیب میں یہ سفر خیر و برکت کا موجب ہے تو اپنے فضل سے اس کے سامان پیدا کر دے اور اگر اس کی حکمت کاملہ اس سفر کو پسند نہ کرتی ہو تو ہمارے جانے میں رکاوٹ پیدا ہو جائے۔

آپ نے فرمایا موجودہ زمانہ میں سب سے بڑا دباؤ اسلام پر اسلام کے دشمنوں خاص طور پر اشتراکی دہریت اور عیسائیت کی طرف سے یہ پڑ رہا ہے کہ کچھ نرمی کا طریق تم اختیار کرو اور کچھ ہم اختیار کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اسلام دشمن طاقتوں کی طرف سے اسلام کو مداہنت کی یہ پیشکش بتاتی ہے کہ ان کی دنیوی طاقت روبزوال ہے ورنہ جہاں تک اشتراکیت کا تعلق ہے وہ لوگ تو یہ اعلان کیا کرتے تھے کہ وہ زمین سے خدا کے نام کو اور آسمان سے اس کے وجود کو مٹا دیں گے۔ اور اب ان کا یہ حال ہے کہ وہ مسلمان ملکوں سے دوستانہ تعلقات استوار کرنے لگے ہیں۔ اسی طرح نوآبادیاتی طاقت کے بل بوتے پر عیسائیت بھی دنیا کے ایک بڑے حصے پر چھا گئی اور ہر قسم کے ناجائز ذرائع کو استعمال کر کے اور لالچ دے کر بڑا عروج حاصل کر لیا یہاں تک کہ عیسائی پادری یہ دعوے کرنے لگے کہ ہندوستان میں کوئی مسلمان ڈھونڈے سے نہ ملے گا بلکہ وہ دن دور نہیں جب مکہ اور مدینہ پر خداوند یسوع مسیح کا جھنڈا لہرانے لگے گا اور افریقہ تو گویا ان کے قدموں میں ہے۔ ایسے زمانہ میں تو ان کو مسلمانوں کے ساتھ مداہنت کا خیال نہ آیا لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے روحانی علوم سیکھ کر عیسائیت کے خلاف ایک زبردست علم کلام پیدا کر دیا اور عیسائی اس کی تاب نہ لا سکے تو پھر وہ مداہنت پر اتر آئے کہ کچھ تم نرمی کرو کچھ ہم نرمی کرتے ہیں۔ جو ہو گیا سو ہو گیا، نہ تم عیسائیوں کو مسلمان بناؤ نہ ہم مسلمانوں کو عیسائی بناتے ہیں۔ فرمایا یہ تو مداہنت یا منافقت ہے جو ان کے عقائد کی کمزوری پر دلالت کرتی ہے

حضور اقدس نے قرآن کریم کی سورہ قلم کی بعض ابتدائی آیات کی تفسیر کرتے ہوئے تفصیل سے بتایا کہ دشمنان اسلام کی طرف سے اس قسم کی پیشکش دراصل ایک پیشگوئی کا رنگ رکھتی ہے جس کا ظہور اسلام کی پہلی تین صدیوں میں بھی ہوتا رہا اور اب اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں کاسر صلیب کے زمانہ میں بھی ہونا مقدر تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(باقی صفحہ ۵ پر ملاحظہ ہو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسرِ صلیب کی ایک جھلک

مکرم مولانا سید احمد علی صاحب فاضل ناظر اصلاح وارشاد (مقامی) ربوہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق الدجال عیسائیت یعنی "کسرِ صلیب" کے اہم مفوضہ کام کے لئے مبعوث فرمایا تو آپ کو ایسے دلائل سے بھی مسلح کیا جو اس کا ذریعہ تھے۔ چنانچہ آپ نے باعلام والہام الٰہی رقم فرمایا کہ:-

ایک راز کی بات:

"اے میرے دوستو! اب میری ایک آخری وصیت کو سنو اور ایک راز کی بات کہتا ہوں اس کو خوب یاد رکھو کہ تم اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں پہلو بدل لو اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے یہی ایک بحث ہے جس میں فتحیاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے۔ تمہیں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے لمبے لمبے جھگڑوں میں اپنے اوقات عزیز کو ضائع کرو۔ صرف مسیح ابن مریم کی وفات پر زور دو اور پر زور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساکت کر دو۔ جب تم مسیح کا مُردوں میں داخل ہونا ثابت کر دو گے اور عیسائیوں کے دلوں میں نقش کر دو گے تو اس دن تم سمجھ لو کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک ان کا خدا فوت نہ ہو ان کا مذہب بھی فوت نہیں ہو سکتا اور دوسری تمام بحثیں ان کے ساتھ عبث ہیں۔ ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کرو۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۰-۵۶۱)

کون کامیاب ہوگا؟:

فرمایا کہ:-

"خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اسلام کو تازہ ہی رکھا ہے اور اس لئے بجز ہمارے کوئی دوسرا اس کو پیش نہیں کر سکتا آج اسلام کو وہی کامیاب کر سکتا ہے جو بیان کرتے کرتے مسیح کو قبر تک پہنچا دے"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۳۶)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم، احادیث اور بائیبل سے مسیح ابن مریم کی وفات اور آسمان پر نہ جانے کے ایسے زبردست دلائل پیش فرمائے کہ عیسائی دنیا کو اپنی "کتاب مقدس" یعنی بائیبل میں تحریف وتغیر اور رد وبدل کرنے اور اپنے عقائد و نظریات کو بدلنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا۔ مگر کیا اس سے عیسائی مذہب اب قائم رہ سکے گا؟ ہرگز نہیں یہ تو "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" کے مترادف ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل کا اثر اور کسرِ صلیب کی ایک جھلک حوالجات ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:-

(۱) تثلیث کا انکار:

عیسائیوں کا ایک بنیادی عقیدہ "تثلیث" ہے کہ باپ، بیٹا اور روح القدس تینوں ازلی وابدی خدا ہیں۔

"واچ ٹاور بائیبل اینڈ ٹریکٹ سوسائٹی" نے امریکہ سے ایک کتاب اردو میں "خدا سچا ٹھہرے" نام سے شائع کی ہے۔ اس میں لکھتے ہیں:-

(الف) "یہ تثلیث کا اصول یسوع اور پہلے مسیحیوں کے قیاس میں نہیں تھا۔ پاک کلام میں کسی جگہ بھی تثلیث کا ذکر نہیں ہوا ہے۔"

(خدا سچا ٹھہرے صفحہ ۱۱۸ دوسرا ایڈیشن)

(ب) "تثلیث کے اصول کا موجد شیطان ہے۔" (صفحہ ۱۰۵)

(۲) مسیح کی جسمانی آمد سے انکار:

(الف) "یسوع مسیح جسمانی حالت میں نہیں بلکہ جلالی اور روحانی شخصیت میں واپس آنے والا ہے"

(خدا سچا ٹھہرے صفحہ ۲۰۸)

(ب) "بعض لوگ بائیبل کے علامتی بیانات کے لفظی طور پر پورا ہونے کی غلط امید میں ہیں ایسے لوگ جلالی یسوع کو سفید بادل پر بیٹھ کر آتا ہوا دیکھنے کے امیدوار ہیں" (صفحہ ۲۰۹)

(ج) "مسیح اور پاک کلام یہ نہیں کہتا کہ وہ اسی جسم یا بدن میں آئے گا" (صفحہ ۲۱۰)

کلمۃ اللہ کی تعلیم:

مندرجہ بالا عنوان نامی کتاب میں پادری برکت اللہ صاحب ایم اے (قسیس معظم آنریری ڈیکن) لکھتے ہیں کہ:-

(الف) "خداوند کے بہت سے ایسے کلمات تھے جن کے سمجھنے سے حواری قاصر رہتے تھے (متی ۱۵/۱۷، ۱۶/۹-۱۱، مرقس ۸/۱۷ وغیرہ) یہ اغلب ہے کہ خداوند کی آمد ثانی اور الٰہی سلطنت کی تمام وسعت کے لطیف اشارات اور کنایہ کو وہ سمجھنے سے قاصر رہے ہوں۔"

(کلمۃ اللہ کی تعلیم صفحہ ۱۷۷ بار دوم لاہور ۱۹۵۲ء)

(ب) "آمد ثانی کے متعلق انجیل نویسوں نے اپنی سمجھ کے مطابق چند امور کو اس طرح سمجھا جس طرح خداوند نے نہیں فرمایا تھا" (صفحہ ۱۷۷)

(ج) "نہایت اغلب ہے کہ شاگرد اس تعلیم کو جو کلمۃ اللہ نے آمد ثانی کے متعلق دی تھی نہ سمجھے ہوں اور اپنے ہم عصروں کے خیالات کے مطابق آپ کے الفاظ کو سمجھ کر ان خیالات کو انجیل میں جگہ دے دی ہو" (کلمۃ اللہ کی تعلیم صفحہ ۱۷۸)

ناظرین! دراصل ان بیانات میں مسیح کی آمد ثانی کا انکار کرتے ہوئے انجیل کی پوزیشن کو بھی مخدوش اور غیر معتبر قرار دے کر مسیح محمدی کی صداقت کا اعلان کر دیا گیا ہے

(۳) دیگر عیسوی عقائد کے بطلان کا اعلان واقرار:

ابھی حال ہی میں امریکہ سے بائیبل کا "ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورژن" شائع ہوا ہے اس پر گوجرانوالہ کے ماہنامہ "کلام حق" نے "تحقیقی مقالہ" میں ان تمام فقرات کی لمبی فہرست دی ہے جو اس ترجمہ میں بائیبل سے نکال دیئے گئے اور پھر لکھا کہ:-

"اس ترجمے کے ذریعہ........ کلام مقدس کی بیشتر آیات جو خداوند مسیح کی الوہیت، کفارہ اور خداوند کے آسمان پر جانے کے متعلق ہیں اس امریکی بائیبل (آر ایس وی) میں سے بغیر کسی وجہ اور تشریح کے نکال دی گئی ہیں" (کلام حق گوجرانوالہ۔ اپریل ۷۸ء صفحہ ۵)

پھر مقالہ نویس پادری عنایت الیس مل صاحب ایم اے اپنے مقالہ کے آخر میں کتنے کھلے اور واشگاف الفاظ میں تمام عیسوی عقائد کی تردید کا یوں اعلان کرتے ہیں:

"آر ایس وی کے مترجمین کے سامنے ایک ہی مقصد تھا کہ جہاں تک ہو سکے کلام مقدس میں سے وہ تمام آیات حذف کر دی جائیں جن سے (۱) خداوند یسوع مسیح کا مجسم (۲) الوہیت (۳) کفارہ (۴) مُردوں میں سے زندہ ہونا (۵) اور آسمان پر صعود فرمانا ثابت ہوتا ہے تاکہ خداوند یسوع مسیح کی (۶) دوبارہ آمد مشکوک ہو جائے اور (۷) خداوند کو وہی حیثیت حاصل ہو جو دوسرے انبیاء کو حاصل ہے اور انہوں نے اسی طرح (۸) خداوند کی الوہیت اور (۹) پاکیزگی اور (۱۰) فوق البشر ہونے کا انکار کیا ہے اور یہ ایک ایسی مذموم جسارت ہے کہ اس کی موجودگی میں مسیحیت کی ساری عمارت دھڑام سے گر جاتی ہے۔"

(ماہنامہ کلام حق گوجرانوالہ جلد ۱۲ شمارہ ۷-۸ جولائی اگست ۱۹۷۷ صفحہ ۱۴)

(حوالہ میں نمبر ہم نے لگائے ہیں اصل مضمون میں یہ نمبر نہیں ہیں۔ ناقل)

کیا یہ اسلام اور احمدیت کے اس غلبہ اور کسرِ صلیب کا ثبوت نہیں جس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زبان اور حُسنِ بیان

مکرم نذیر احمد صاحب خادمؔ۔ گوٹھ مولوی عبدالسلام عمرؔ۔ لاکھا روڈ (سندھ)

زبان جسدِ انسانی میں ایک نہایت اہم عضو ہے جسے اگر حکمت و دانش کے ساتھ موزوں رنگ میں استعمال کیا جائے تو اس سے بڑے بڑے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں لیکن اگر اسے بے سوچے سمجھے عقل و خرد سے آزاد ہو کر بے موقع اور نامناسب طور پر استعمال کیا جائے تو یہ بسا اوقات ایک طوفان بن کر فتنہ و فساد کی آگ بھڑکا دیتی اور ہنستے مسکراتے معاشرے کے امن و سکون کو غارت کر دیتی ہے۔

ایک انسان کو دوسرے انسان سے مختلف معاملات و ضروریات میں بات چیت کرنے میں حسنِ کلام۔ عمدہ اندازِ بیان اور اپنے مخاطب پر اچھا اثر ڈالنے والے الفاظ استعمال کرنے چاہئیں۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے "وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا ط" (البقرہ ع) کہ لوگوں کے ساتھ ملاطفت سے کلام کیا کرو۔

گفتگو میں اکھڑپن، نا ملائم اور سخت و کرخت لب و لہجہ اور درشت و تند و تیز الفاظ کو قرآن کریم نے گدھے کی آواز سے تشبیہ دی ہے اور اسے سخت ناپسند کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ط اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ٥"

(اپنی آواز کو دھیما رکھ کر (کیونکہ) آوازوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ آواز گدھے کی آواز ہے جو بہت اونچی ہوتی ہے)

پس ہمیں اپنی زبان کو حسنِ بیان کا عادی بنانا اور باہم گفتگو میں طعن و تشنیع سے اجتناب کرنا چاہیئے اور اپنے مخاطب کے بارہ میں تحقیر آمیز الفاظ اور دلآزار طرزِ تکلم سے گریز کرنا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو قابلِ عزت بنایا ہے اور اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کسی کی عزتِ نفس کو ٹھیس پہنچائی جائے اس کے جذبات کو مجروح کیا جائے یا اس کے وقار کو نقصان پہنچایا جائے ارشادِ ربانی ہے "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ اٰدَمَ" کہ ہم نے بنی آدم کو مکرم (صاحبِ عزت) بنایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حقیقی مسلمان کی ایک خصوصیت یہ بیان فرمائی ہے کہ

"اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ" (ترمذی)

حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

دوسری جگہ یہ حدیث یوں بھی آتی ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے تمام لوگ محفوظ رہیں۔ پس دلآزاری و دلشکنی اسلام میں سخت ناپسند ہے۔ مسلمانوں کو تو پیدا ہی اس لئے کیا گیا ہے کہ وہ ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑیں اور محبت و ہمدردی اور غمگساری اور خدمت کے ساتھ تمام بنی نوع انسان کے دلوں کو فتح کریں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

"وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ٥"
(الشعراء آخری رکوع)

"اور جو تیرے پاس مومن ہو کر آئیں ان کے لئے رحمت کے بازو جھکا دے"۔ اور دوسری جگہ لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف دعوت دینے کے بارہ میں ارشاد فرمایا کہ (اے رسول) تم (لوگوں کو) حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ سے اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ اور جو طریق سب سے اچھا ہو اس سے (ان کے اختلافات کے متعلق) بحث کرو۔" (النحل آخری رکوع)

اگر انسان اپنے حقیقی بھائی کے بارے میں بھی حقارت آمیز الفاظ استعمال کرے گا تو اس کا دل بھی زخمی ہوگا اور وہ بھی اپنے بھائی کی عزت و احترام کی بجائے اس سے نفرت کرنے لگے گا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے تمسخر (اور دوسروں کے ناموں کو بگاڑنے) اور ان سے نفرت آمیز لہجہ میں بات کرنے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ فرماتا ہے کہ:

"اے مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے اسے حقیر سمجھ کر ہنسی مذاق نہ کیا کرے ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہو اور نہ (کسی قوم کی) عورتیں (دوسری قوم کی) عورتوں کو حقیر سمجھ کر ان سے ہنسی ٹھٹھا کیا کریں۔ ممکن ہے کہ وہ (دوسری قوم یا حالات والی) عورتیں ان سے بہتر ہوں اور نہ تم ایک دوسرے پر طعن کیا کرو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے ناموں سے یاد کیا کرو۔" (الحجرات ع)

دلآزاری و دلشکنی اتنی نقصان رساں اور مہلک عادت ہے اور اس سے باہمی نفرت و کدورت بغض و عناد اور عداوت کے ایسے خطرناک جراثیم پیدا ہوتے ہیں جو دلوں کو ایک دوسرے سے دور کر دیتے اپنوں کو بیگانہ اور دوست کو دشمن بنا دیتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے بتوں تک کے بارے میں دلآزار الفاظ استعمال کرنے کی ممانعت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

"وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ط"

(اے مومنو!) یہ لوگ خدا کے سوا جن کو پکارتے ہیں ان کو گالیاں نہ دو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ مشرک اس دشمنی کی بنا پر جہالت کی وجہ سے خدا کو گالیاں دینے لگیں۔

پس جو شخص حکمت و دانائی اور عمدہ طرزِ بیان سے اپنے مخاطب سے گفتگو کرے گا یقیناً وہ اس کا دل جیت لے گا اسے اپنا ہمدرد اور محب بنا لے گا اور اپنی بات اس کے دل میں جاگزیں کرے گا لیکن اگر اکھڑپن سے اور حکمت و دانش کا طریق چھوڑ کر دوسروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچاتے ہوئے توہین آمیز لہجہ میں انہیں قرآن و حدیث بھی سنائے گا تو بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا اور بجائے اصلاح کرنے کے انہیں راہِ ہدایت اور صراطِ مستقیم سے دور لے جانے کا ذمہ دار ہوگا اور انہیں مطیع و فرمانبردار بنانے کی بجائے بغاوت و سرکشی پر آمادہ کر دے گا۔ ایک ہی بات کو دو طریقوں سے ادا کیا جا سکتا ہے ایک طریقہ سے ادا کی ہوئی بات دلوں کو موہ لیتی ہے اور دوسرے طریقہ پر بیان کی ہوئی بات دلوں میں نفرت و غصہ کا لاوا بھر دیتی ہے۔ کہتے ہیں ایک بادشاہ نے خواب میں دیکھا کہ اس کے تمام دانت گر گئے ہیں۔ ایک تعبیر کرنے والے کو بلایا گیا اس نے کہا بادشاہ سلامت بہت بُرا خواب ہے۔ آپ کے بیوی بچے بہن بھائی اور عزیز رشتہ دار سب آپ کی زندگی ہی میں مر جائیں گے۔ یہ تعبیر سن کر بادشاہ کو سخت طیش آیا اس نے جلاد کو حکم دیا کہ اس معبّر کا سر قلم کر دو۔ پھر ایک اور معبّر بلایا گیا اس نے بادشاہ کا خواب سن کر کہا بادشاہ سلامت مبارک ہو بہت ہی بابرکت خواب ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی عمر عطا فرمائے گا اور آپ اپنے سارے خاندان سے لمبی عمر پانے والے ہوں گے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے اشرفیوں اور دولت سے مالا مال کر دو۔

اب دیکھئے دونوں تعبیروں کا نتیجہ ایک ہی ہے لیکن دونوں تعبیر کرنے والوں کا طرزِ بیان الگ الگ ہے ایک اپنے غیر دانشمندانہ طرزِ بیان سے اپنی جان گنوا بیٹھا اور دوسرا اپنے حکیمانہ اندازِ بیان سے مال و منال سے اپنی جھولی بھر کر خوش و خرم گھر لوٹا۔

ہماری جماعت جسے دنیا کے تمام انسانوں کے دل محبت، حسنِ اخلاق، خدمت اور پرحکمت دلائل کے ساتھ جیت کر انہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زندگی بخش اور نجات آفریں حلقہ غلامی میں داخل کرنا ہے کا فرض ہے کہ اس کا ہر فرد (باقی کالم نمبر ۱ پر)

اور جب مسیح محمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان لفظوں میں دلیرانہ اور ببانگِ دہل فرمایا کہ:-

"آج کل تمام مذاہب کے لوگ جوش میں ہیں۔ عیسائی کہتے ہیں کہ اب ساری دنیا میں مذہب عیسوی پھیل جائے گا یہودی کہتے ہیں کہ ساری دنیا میں یہودیوں کا مذہب پھیل جائیگا اور آریہ کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب سب پر غالب آجائے گا مگر یہ سب جھوٹ کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان میں سے کسی کے ساتھ نہیں اب دنیا میں اسلام کا مذہب پھیلے گا اور باقی سب مذاہب اس کے آگے ذلیل اور حقیر ہو جائیں گے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۴۲)

٥

ہر معلم، ہر عہدیدار، ہر مبلغ اور مربی قرآن و حدیث کے بیان فرمودہ حکیمانہ طرزِ تقریر و تحریر کو اپنا کر پیغامِ حق پہنچانے کا فریضہ انجام دے تا لوگ اس کے قریب آئیں اسے اپنا ہمدرد پائیں اور اس کی گفتگو شوق و رغبت سے سنیں اور نیک اثر قبول کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنہیں بارگاہِ خداوندی سے "اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ" (القلم) کا خطاب ملا جو ہمارے لئے اُسوۂ حسنہ بنائے گئے جن کے اخلاق کی تلوار پیار بھرے کردار اور زبانِ حسنِ بیان سے لاکھوں دشمن آپ پر ایمان لا کر آپ کے جان نثار بن گئے اور جس ذاتِ اقدس کا اپنے ماننے والوں کو سمجھانے کا طریقہ اور ان سے برتاؤ اور سلوک کی یہ کیفیت تھی کہ خود اللہ تعالیٰ نے آپ کی رحمتِ عالم کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ

"اے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) تو اس عظیم الشان رحمت کی وجہ سے (ہی) جو اللہ کی طرف سے (تجھے دی گئی) ان (مومنوں) کے لئے نرم واقع ہوا ہے اور اگر تو بداخلاق اور سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے گرد سے تتر بتر ہو جاتے۔" (آل عمران: ۱۶۰)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توحید خالص کے پرچار اور اشاعت نور حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر محبت و پیار کی شمعیں جلانے اور نفرت و حقارت کی تاریکیاں دور کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری تحریر و تقریر اور گفتگو کو اپنی تائید سے مؤید فرمائے اور شرفِ قبولیت سے نوازے۔

آمین! یا ارحم الرّاحمین!

٥

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

بابت ماہ اپریل ۱۹۷۸ء

(۳)

۱۷۰- شیخ نذیر احمد صاحب	اوکاڑہ	۲۰-۰۰
۱۷۱- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ ایبٹ آباد		۳۲-۰۰
۱۷۲- بیگم صاحبہ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سوئٹزرلینڈ		۱۰۰-۰۰
۱۷۳- مسعود احمد صاحب چک ۱۴۷ ر ب چوڑی فیصل آباد		۱۰-۰۰
۱۷۴- ملک غلام نبی صاحب دارالرحمت غربی ربوہ		۱۰-۰۰
۱۷۵- آمنہ ممتاز صاحبہ اہلیہ نصراللہ خان صاحب شیخ پور گجرات		۱۰۰-۰۰
۱۷۶- محمد مشتاق صاحب	فیصل آباد	۳۰-۰۰
۱۷۷- اہلیہ محترمہ شیخ محمد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ	"	۵۰-۰۰
۱۷۸- ڈاکٹر محمد امین الدین صاحب عامر	"	۲۰-۰۰
۱۷۹- راشدہ فردوس دختر چوہدری خالد محمود صاحب	"	۱۰-۰۰
۱۸۰- شیخ محمود احمد صاحب	"	۲۰-۰۰
۱۸۱- سید طارق احمد صاحب بخاری	"	۱۰-۰۰
۱۸۲- چوہدری ظفراللہ خان صاحب	"	۱۰-۰۰
۱۸۳- " محمد خلیل صاحب دکاندار	"	۱۰۰-۰۰
۱۸۴- کریم احمد صاحب	"	۲۰-۰۰
۱۸۵- شیخ عبدالکریم صاحب	"	۱۰-۰۰
۱۸۶- میجر ولید اسلم صاحب منہاس	چک جمال	۲۰-۰۰
۱۸۷- ذکیہ بیگم صاحبہ دختر نوابزادہ محمد امین خان صاحب مرحوم بنوں		۵۰-۰۰
۱۸۸- ارشد احمد صاحب واہ کینٹ		۵۰-۰۰
۱۸۹- سید نصیر احمد شاہ صاحب غازی روڈ لاہور کینٹ		۴۰-۰۰
۱۹۰- شیخ محمد حنیف صاحب	کوئٹہ	۳۹۰-۰۰
۱۹۱- بشریٰ حنیف صاحبہ بنت شیخ محمد حنیف صاحب	"	۳۰-۰۰
۱۹۲- ملک عبدالرحیم صاحب سلیم	"	۵۰-۰۰
۱۹۳- نصرت رحمان صاحبہ اہلیہ بشارت احمد صاحب جاوید	"	۲۰-۰۰
۱۹۴- حاجی فیض الحق خان صاحب	"	۱۰-۰۰
۱۹۵- مرزا محمد آصف صاحب	"	۲۰-۰۰
۱۹۶- مرزا مراد بیگ صاحب خیالہ ضلع گجرات		۵۰-۰۰
۱۹۷- احمد حیات صاحب	حافظ آباد	۵۰-۰۰
۱۹۸- اہلیہ صاحبہ دانشمند خان صاحب دارالصدر ربوہ		۵۰-۰۰
۱۹۹- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ	مردان	۱۲-۰۰
۲۰۰- " " " "	ٹیکسلا	۲۱-۰۰
۲۰۱- شیخ عبدالمجید صاحب	فیصل آباد	۲۰-۰۰
۲۰۲- عبدالباسط صاحب قمر	"	۱۵-۰۰
۲۰۳- شیخ غلام محمد صاحب	"	۱۰-۰۰
۲۰۴- خواجہ نصیر احمد صاحب	"	۱۰-۰۰
۲۰۵- آمنہ بیگم صاحبہ	"	۱۰-۰۰
۲۰۶- چوہدری محمد یعقوب خان صاحب	"	۱۰-۰۰
۲۰۷- شیخ عبدالکریم صاحب	"	۱۰-۰۰
۲۰۸- شیخ محمود احمد صاحب	"	۲۰-۰۰
۲۰۹- چوہدری محمد ظفراللہ صاحب چیمہ	"	۱۰-۰۰

درخواستِ دُعا

خاکسار امسال فرسٹ ایئر (آرٹس) کا امتحان دے رہا ہے احباب جماعت میری اور جملہ احمدی طلباء کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد سلیم احمد ڈگری ضلع تھرپارکر، سندھ)

لندن میں حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات (بقیہ صفحہ ۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی میں دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے، آسمانی نشانوں اور قبولیت دعا کے اعجاز سے عیسائی عقائد کا سارا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا تو عیسائیوں نے شور مچا دیا۔ حالانکہ یہ امر واقعہ ہے حق کے اظہار سے ناراض ہونے کی بجائے عیسائیوں کو اپنی اصلاح کرنی چاہیئے تھی۔

آپ نے فرمایا عیسائیوں کا یہ کہنا کہ ہم مسلمان اُن کے جذبات کا خیال رکھیں بالفاظِ دیگر ہم اُن کے اس عقیدہ سے چشم پوشی کریں کہ گویا حضرت مسیح علیہ السلام خدا تعالیٰ کی خدائی میں شریک تھے ہم ایک لمحہ کے لئے بھی یہ سوچ نہیں سکتے۔ کیونکہ الوہیتِ مسیح کا عقیدہ ہمارے ایمان کے خلاف ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ تو خدا تھے اور نہ ان میں خدا نے حلول کیا تھا۔ وہ عام انسانوں کی طرح ایک انسان تھے البتہ وہ خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی تھے اس سے زیادہ کچھ نہ تھے۔ حضور نے فرمایا اسلام ایک سچا مذہب ہے اور اس کی تعلیم حق و حکمت پر مشتمل دنیا کے لئے سراپا رحمت و برکت ہے۔ اس لئے اسلام کی طرف سے کسی مذہب کے ساتھ مداہنت اختیار کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسلام کا تو یہ دعویٰ ہے کہ وہ دُنیا کے دل جیتے گا اور جب دنیا کے دل جیت لئے جائیں گے تو لوگ اپنے غلط عقائد کو خود بخود چھوڑ دینگے اور اسلام کے آبِ حیات سے نئی زندگی پائیں گے۔

حضور اقدس نے آخر میں فرمایا دُنیا کے دل جیتنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ایک زبردست روحانی جنگ کا آغاز ہو چکا ہے اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم روشن دلائل اور حجج قاطعہ کے ساتھ، دعاؤں کی قبولیت اور آسمانی نشانوں کے ساتھ، اخلاقِ فاضلہ اور نیک نمونہ کے ساتھ، ایمان کامل اور یقینِ محکم کے ساتھ اور پیار و محبت کے خُلقِ عظیم کے ساتھ اسلام کے پیغام کو دُنیا کے کونے کونے میں پھیلا دیں۔ وباللہ التوفیق۔

حضور نے نمازِ جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی اور پھر مکرمہ اختر النساء ہمشیرہ صاحبہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ، محترمہ محمودہ آصفہ صاحبہ (بنت حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ)، ہمشیرہ مکرم داؤد احمد گلزار صاحب ساؤتھال لندن اور محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ مکرم محمد شریف صاحب اشرف لندن کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔ مرحومات پاکستان میں انتقال کر گئی تھیں۔

حضور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے اس روز بھی احمدی مرد، عورتیں اور بچے کثرت سے تشریف لائے جماعت احمدیہ لندن کے علاوہ مضافات سے بھی ایک خاصی تعداد میں احباب کو حضور کے رُوح پرور خطبہ سننے اور نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

واقفینِ زندگی طلباء کا انٹرویو

امراءِ اضلاع، صدر صاحبان، مربیان و معلمین سلسلہ توجہ فرمائیں

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز عید الفطر کے بعد ۹ر تبوک ۱۳۵۷ھش مطابق ۹ر ستمبر ۱۹۷۸ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ میٹرک اور ایف اے کے امتحانات ختم ہو چکے ہیں اور نتیجہ نکل چکا ہے۔

آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ آپ اپنے حلقہ کے احمدی نوجوانوں کو وقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے بھجوانے کی تحریک فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت عطا فرمائے۔ وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواست آپ کی معرفت آنی چاہیئے۔ نیز امیدواران کو ہدایت فرمائیں کہ امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد وہ اپنے نتیجہ امتحان کی بھی وکالتِ دیوان کو اطلاع دیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف۔اے، بی۔اے اور ایم۔اے پاس نوجوان طلباء بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اسلام کی عزّت اور جلال کے دن آ گئے

بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے متبعین کو خوشخبری دی:۔

"خدا تعالیٰ جو خود اسلام کا محافظ اور ناصر ہے وہ اب چاہتا ہے کہ اسلام کا پاک اور درخشاں چہرہ دکھایا جائے۔ چنانچہ یہ سلسلہ جو اس نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ الٰہی نصرت کا وقت آپہنچا اور اسلام کی عزّت اور جلال کے دن آ گئے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۱)

دنیا میں غلبۂ اسلام کے لئے جو عظیم مہم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جاری فرمائی ہے اور بہت ہی قلیل عرصہ میں اس کے شیریں ثمر ہمیں نظر آنے لگے ہیں اسے کامیاب بنانے کے لئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنائیے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

نظر انداز کوئی حصّۂ احکام نہ ہو

مصرعہ بالا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشہور نظم "خطاب بہ نونہالانِ جماعت" سے ماخوذ ہے۔ حضور نے اس منظوم کلام میں احباب جماعت کو نہایت قیمتی نصائح سے مستفیض فرمایا ہے بالخصوص اسلام کے بنیادی ارکان نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کی طرف بہت توجہ دلائی ہے کہ ان کی بجا آوری میں ہرگز سستی نہ کی جائے اور کوشش ہونی چاہیئے کہ احکامِ شریعت کا کوئی حصّہ بھی نظر انداز نہ ہونے پائے۔

خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہ خدائی جماعت اپنے امام کے ہر ارشاد پر دل و جان سے فدا ہے اور اس کی تعمیل میں اپنی سعادت سمجھتی ہے مگر بسا اوقات مسائل کی لاعلمی اور بشری تقاضا سے غفلت بھی ہو سکتی ہے اس لئے نظارت ہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہیں اللہ تعالیٰ نے احمدیت جیسی نعمت کے علاوہ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے اور ان پر زکوٰۃ واجب ہے گذارش کرتی ہے کہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ مرکز میں جلد بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ادائیگی زکوٰۃ سے اموال بابرکت ہو جاتے ہیں اور زکوٰۃ دہندہ خدا تعالیٰ کا مقرب بن جاتا ہے۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے خسر محترم مرزا محمد صدیق بیگ صاحب مورخہ ۱۴ر جولائی ۱۹۷۸ء کو بوقت دس بجے صبح وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم لمبا عرصہ تک جماعت احمدیہ قصور کے صدر رہے۔ بڑے فعال اور مخلص احمدی تھے۔ ان کی کوششوں سے اللہ تعالیٰ نے کئی لوگوں کو احمدی ہونے کی سعادت عطا فرمائی۔ وفات کے وقت عمر تقریباً ۸۳ سال تھی۔ چونکہ موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور انکی مغفرت فرمائے۔

(خاکسار سعید احمد عالمگیر افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

میری والدہ محترمہ (بیوہ حافظ عبد الحکیم صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ دادو سندھ) قریباً ایک ماہ سے بعارضہ کینسر جگر و پتہ بیمار ہیں۔ پیشاب میں شوگر بھی کنٹرول نہیں ہو رہی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفا بخشے۔ (شیخ عبد الباسط)

حضور ایدہ اللہ کی صحت اور مصروفیات کے متعلق تازہ اطلاع

(بقیہ صفحہ اوّل)

نیز ۱۶ر جولائی بروز اتوار جماعت احمدیہ ہنسلو کے احباب بھی حضور ایدہ اللہ کے ساتھ اجتماعی ملاقات کے شرف سے مشرف ہوئے۔ حضور جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے جملہ احباب کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ فرماتے ہیں۔ (مرزا انس احمد)

احباب بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حضور کا حافظ و ناصر ہو، صحت و عافیت سے رکھے، قدم قدم پر اپنی تائید و نصرت سے نوازے اور حضور کے اس سفر کے بھی غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

اعلانِ نکاح

میری بچی عزیزہ کوثر سلطانہ کا نکاح عزیزم حفیظ احمد ابن مکرم محمد اسماعیل احمد صاحب آف اسلام آباد کے ہمراہ بعوض دس ہزار روپے حق مہر مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم بدوملہی نے ۵ر جولائی ۱۹۷۸ء کو پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ نیز میری بچی ابوظبی روانہ ہوئی ہے اس کے بخیریت پہنچنے کے لئے بھی درخواستِ دعا ہے۔

(خاکسار محمد رشید صراف بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

ضروری تصحیح

الفضل ۱۱ر جولائی ۱۹۷۸ء کے صفحہ ۶ پر فضلِ عمر درس القرآن کلاس کی افتتاحی تقریب کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس کے پہلے اور دوسرے کالم میں یہ لکھا گیا ہے کہ اس کلاس کا اجراء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا مگر پرانا ریکارڈ دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ یہ درست نہیں ہے اس کلاس کا اجراء یکم جولائی ۱۹۶۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں ہوا تھا۔ احباب تصحیح فرما لیں۔ (ادارہ)

(ھ/158 لطیف آباد۔ ۷ حیدر آباد سندھ)

(۲) خاکسار ایک عرصہ سے سن سٹروک اور گردوں کی تکلیف میں مبتلا ہے اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ کامل صحت کے لئے جملہ احبابِ جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار شریف احمد اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم شیخوپورہ حال ربوہ)

(۳) خاکسار کو ایک عرصہ سے نزلہ، زکام اور کھانسی کی شکایت رہتی ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔

(چوہدری محمد سلیم احمد ابن چوہدری محمد عبد اللہ صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ چک ۱۵ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ)

آپ کو معلوم ہو چکا ہے؟
کہ
حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے مشہور شاگرد
حکیم نظام جان صاحب (مرحوم)
کے دواخانہ کا نام اب
مشہور دواخانہ
ہو چکا ہے خط و کتابت کے لئے اب اتنا پتہ ہی کافی ہے۔
حکیم عبد الحمید
مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ۱۹
فون نمبر ۴۲۸۴۲
ربوہ۔ فون نمبر ۹۳۸

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴